الفقه الأكبر

للإمام الأعظم أبي حنيفة رحمه الله

اردو ترجمہ:

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

اصولِ ایمان کا بیان ---------- 5

توحیدِ باری تعالیٰ کا مفہوم ---------- 5

اللہ تعالیٰ کا مخلوق کی مشابہت سے پاک ہونا ---------- 5

اسماء وصفات ذاتیہ وفعلیہ ---------- 5

اللہ تعالیٰ کی صفات کا ازلی ہونا ---------- 6

صفاتِ باری تعالیٰ کا مخلوق نہ ہونا ---------- 6

قرآن مجید کی تعریف ---------- 6

قرآن مخلوق نہیں ---------- 7

قرآن مجید میں غیر اللہ کا کلام ---------- 7

اللہ کا کلام اور غیر اللہ کا کلام ---------- 7

صفات باری تعالیٰ کا یکتا و بے مثال ہونا ---------- 7

اللہ تعالیٰ کا جسم سے پاک ہونا ---------- 8

صفات متشابہات کے بارے میں موقف ---------- 8

تقدیرِ الٰہی کا بیان ---------- 8

قضاء، قدر اور مشیتِ الٰہیہ کا ازلی ہونا ---------- 9

فطرتِ انسانی ---------- 9

وعدۂ الست ---------- 9

ایمان اور فطرتِ انسانی ---------- 10

افعالِ عباد کا بیان ---------- 10

طاعات پسندیدہ اور معاصی ناپسند ---------- 10

عصمتِ انبیاء علیہم السلام کا بیان ---------- 10

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 11

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا بیان ---------- 11

مرتکب کبیرہ کو کافر نہ کہا جائے جب تک وہ گناہ کو حلال نہ سمجھے ---------- 11

موزوں پر مسح کا بیان ---------- 11

نماز تراویح کا بیان ---------- 12

نماز کس کے پیچھے پڑھی جائے ---------- 12

اھل السنۃ والجماعۃ کے بعض عقائد کا بیان ---------- 12

فرقہ مرجئہ سے براءت کا اعلان ---------- 12

ریاکاری اور خودپسندی کا نقصان ---------- 13

معجزات، کرامات، استدراجات ---------- 13

خالقیت ورازقیت باری تعالیٰ ---------- 13

دیدارِ باری تعالیٰ کا برحق ہونا ---------- 13

ایمان کی تعریف ---------- 14

آسمان وزمین والوں کا ایمان نہ بڑھتا ہے نہ کم ہوتا ہے ---------- 14

مؤمنین کا ایمان میں برابر لیکن اعمال میں متفاوت ہونا ---------- 14

اسلام اور ایمان میں مناسبت ---------- 14

لفظ "دین" کا اطلاق ---------- 14

معرفت وعبادتِ باری تعالیٰ ---------- 14

مؤمنین کے ایمان میں یکسانیت کا بیان ---------- 15

فضل وعدلِ باری تعالیٰ ---------- 15

شفاعتِ انبیاء علیہم السلام کا بیان ---------- 15

ترازو کے ذریعے اعمال کا وزن ہونا ---------- 15

حوض کوثر ---------- 15

قصاص برحق ہے ---------- 16

جنت اور جہنم کا فنا نہ ہونا ---------- 16

حورِ عین کا فنا نہ ہونا ---------- 16

عذاب وثوابِ الٰہی کا ختم نہ ہونا ---------- 16

ہدایت وگمراہی کا فیصلہ ---------- 16

شیطان اور سلبِ ایمان ---------- 16

سوالاتِ منکر نکیر اور اعادۂ روح ---------- 17

ثواب وعذابِ قبر ---------- 17

عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں صفاتِ باری تعالیٰ ---------- 17

اللہ تعالیٰ کے مخلوق سے قریب اور دور ہونے کا معنی ---------- 17

قرآن کریم کی تعریف اور آیاتِ قرآن کی فضیلت ---------- 18

ایمانِ والدینِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 18

جناب ابوطالب کی وفات ---------- 18

اولادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 18

علم توحید کے مسائل سمجھنے میں دشواری کا حل ---------- 19

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ---------- 19

علامات قیامت کا بیان ---------- 19

اختتام کتاب ---------- 19

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفقہ الاکبر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ:

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اصولِ ایمان کا بیان

أَصْلُ التَّوْحِيْدِ وَمَا يَصِحُّ الِاعْتِقَادُ عَلَيْهِ

يَجِبُ أَنْ يَقُوْلَ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَقٌّ كُلُّهٗ

ترجمہ: توحید کی بنیاد اور ان چیزوں کا بیان جن کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے:

ہر (مکلف) انسان پر لازم ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، دوسرے جہان (اور دوسری زندگی) کے برحق ہونے پر، موت کے بعد اٹھنے پر، اچھی اور بری تقدیر کے من جانب اللہ ہونے پر، حساب کتاب پر، میزان پر، جنت اور جہنم پر ایمان لایا کہ یہ ساری باتیں برحق ہیں۔

توحیدِ باری تعالیٰ کا مفہوم

وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَاحِدٌ لَا مِنْ طَرِيْقِ الْعَدَدِ وَلٰكِنْ مِنْ طَرِيْقِ أَنَّهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ہے لیکن گنتی کے اعتبار سے نہیں بلکہ اس اعتبار سے کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:) اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا مخلوق کی مشابہت سے پاک ہونا

لَا يُشْبِهُ شَيْئًا مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ خَلْقِهٖ وَلَا يُشْبِهُهٗ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهٖ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے مشابہ نہیں اور نہ ہی مخلوق میں سے کوئی اس کے مشابہ ہے۔

اسماء وصفات ذاتیہ وفعلیہ

لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ بِأَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهِ الذَّاتِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ. أَمَّا الذَّاتِيَّةُ فَالْحَيَاةُ وَالْقُدْرَةُ وَالْعِلْمُ وَالْكَلَامُ وَالسَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَالْإِرَادَةُ وَأَمَّا الْفِعْلِيَّةُ فَالتَّخْلِيْقُ وَالتَّرْزِيْقُ وَالْإِنْشَاءُ وَالْإِبْدَاعُ وَالصُّنْعُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ بِصِفَاتِهٖ وَأَسْمَائِهٖ لَمْ يَحْدُثْ لَهٗ صِفَةٌ وَلَا اسْمٌ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے اسماء اور صفات ذاتیہ اور فعلیہ کے ساتھ ہمیشہ سے متصف رہا ہے اور ہمیشہ متصف رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ ذاتیہ حیات، قدرت، علم، کلام، سمع، بصر اور ارادہ ہیں اور صفاتِ فعلیہ میں پیدا کرنا، رزق دینا، وجود عطا کرنا، بغیر نمونۂ سابق کے بنانا، خوش اسلوبی وحسنِ سلیقہ سے بنانا وغیرہ جیسی صفات شامل ہیں جن سے (اللہ تعالیٰ کے) فعل کا صدور معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ان صفات اور اسماء کے ساتھ ہمیشہ سے متصف ہے اور ہمیشہ متصف رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت حادث ہے نہ کوئی نام۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کا ازلی ہونا

لَمْ يَزَلْ عَالِمًا بِعِلْمِهٖ وَالْعِلْمُ صِفَةٌ فِي الْأَزَلِ وَقَادِرًا بِقُدْرَتِهٖ وَالْقُدْرَةُ صِفَةٌ فِي الْأَزَلِ وَمُتَكَلِّمًا بِكَلَامِهٖ وَالْكَلَامُ صِفَةٌ فِي الْأَزَلِ وَخَالِقًا بِتَخْلِيْقِهٖ وَالتَّخْلِيْقُ صِفَةٌ فِي الْأَزَلِ وَفَاعِلًا بِفِعْلِهٖ وَالْفِعْلُ صِفَةٌ فِي الْأَزَلِ وَالْفَاعِلُ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْفِعْلُ صِفَةٌ فِي الْأَزَلِ وَالْمَفْعُوْلُ مَخْلُوْقٌ وَفِعْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرُ مَخْلُوْقٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے علم کے ساتھ موصوف ہو کر عالم رہا ہے اور علم اس کی ازلی (دائمی) صفت ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی قدرت کے ساتھ موصوف ہو کر قادر رہا ہے اور قدرت اس کی ازلی صفت ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے کلام کے ساتھ موصوف ہو کر متکلم رہا ہے اور کلام اس کی ازلی صفت ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی صفتِ تخلیق کے ساتھ موصوف رہ کر خالق رہا ہے اور تخلیق اس کی ازلی صفت ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے فعل کے ساتھ موصوف ہو کر فاعل رہا ہے اور فعل اس کی ازلی صفت ہے۔ فاعل خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، فعل اس کی ازلی صفت ہے اور مفعول مخلوق ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فعل مخلوق نہیں ہے۔

صفاتِ باری تعالیٰ کا مخلوق نہ ہونا

وَصِفَاتُهٗ فِي الْأَزَلِ غَيْرُ مُحْدَثَةٍ وَلَا مَخْلُوْقَةٍ وَمَنْ قَالَ إِنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ أَوْ مُحْدَثَةٌ اَوْ وَقَفَ اَوْ شَكَّ فِيْهَا فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ہیں، نہ حادث ہیں نہ مخلوق۔ اس لیے جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق ہیں یا حادث ہیں، یا ان کے بارے میں توقف اختیار کرے یا ان میں کسی قسم کا شک وشبہ ظاہر کرے تو ایسا شخص کافر اور خدا تعالیٰ کا منکر ہے۔

قرآن مجید کی تعریف

وَالْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْمَصَاحِفِ مَكْتُوْبٌ وَفِي الْقُلُوْبِ مَحْفُوْظٌ وَعَلَى الْأَلْسُنِ مَقْرُوْءٌ وَعَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُنَزَّلٌ

ترجمہ: قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو مصاحف میں لکھا گیا ہے، دلوں میں محفوظ ہے، زبانوں کے ذریعے اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔

قرآن مخلوق نہیں

وَلَفْظُنَا بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ وَ كِتَابَتُنَا لَهٗ مَخْلُوْقَةٌ وَقِرَاءَتُنَا لَهٗ مَخْلُوْقَةٌ وَالْقُرْاٰنُ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ

ترجمہ: قرآن کریم کے الفاظ جو ہم اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں تو یہ الفاظ مخلوق ہیں، ہم جو قرآن لکھتے ہیں تو یہ لکھے ہوئے نقوش مخلوق ہیں، ہم جو اس کی قرأت کرتے ہیں تو ہمارا قرأت کرنا (یعنی فعل) مخلوق ہے لیکن خود قرآن مخلوق نہیں۔

قرآن مجید میں غیر اللہ کا کلام

وَمَا ذَكَرَهُ اللهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ حِكَايَةً عَنْ مُوْسٰى وَغَيْرِهٖ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَنْ فِرْعَوْنَ وَإِبْلِيْسَ فَإِنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ كَلَامُ اللهِ تَعَالٰى إِخْبَارًا عَنْهُمْ وَكَلَامُ اللهِ تَعَالٰى غَيْرُ مَخْلُوْقٍ وَكَلَامُ مُوْسٰى وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ مَخْلُوْقٌ، وَالْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللهِ تَعَالٰى فَهُوَ قَدِيْمٌ لَا كَلَامُهُمْ.

ترجمہ: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے جو واقعات بیان فرمائے ہیں یا فرعون اور ابلیس کے جو حالات ذکر کیے ہیں تو یہ سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کے ذریعے اللہ نے ان کے حالات و واقعات کی خبر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور باقی مخلوقات کا کلام مخلوق ہے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس لیے قدیم ہے لیکن مخلوق کا کلام قدیم نہیں (بلکہ حادث ہے)۔

اللہ کا کلام اور غیر اللہ کا کلام

وَسَمِعَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَلَامَ اللهِ تَعَالٰى كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَكَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ وَقَدْ كَانَ اللهُ تَعَالٰى مُتَكَلِّمًا وَلَمْ يَكُنْ كَلَّمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ كَانَ اللهُ تَعَالٰى خَالِقًا فِي الْأَزَلِ وَلَمْ يَخْلُقِ الْخَلْقَ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ فَلَمَّا كَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ بِكَلَامِهِ الَّذِيْ هُوَ لَهٗ صِفَةٌ فِي الْأَزَلِ.

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ ہی کا کلام سنا تھا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَكَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا (لیکن) اللہ تعالیٰ اس وقت بھی متکلم تھے جب کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا۔ (فرمان باری تعالیٰ ہے) اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اس لیے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی تو اسی صفتِ کلام سے فرمائی جو ازل ہی سے خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہے۔

صفات باری تعالیٰ کا یکتا و بے مثال ہونا

وَصِفَاتُهٗ كُلُّهَا بِخِلَافِ صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِيْنَ يَعْلَمُ لَا كَعِلْمِنَا وَيَقْدِرُ لَا كَقُدْرَتِنَا وَيَرٰى لَا كَرُؤْيَتِنَا وَيَتَكَلَّمُ لَا كَكَلَامِنَا وَيَسْمَعُ لَا كَسَمْعِنَا وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِالْاٰلَاتِ وَالْحُرُوْفِ وَاللهُ تَعَالٰى يَتَكَلَّمُ بِلَا اٰلَةٍ وَلَا حُرُوْفٍ وَالْحُرُوْفُ مَخْلُوْقَةٌ وَكَلَامُ اللهِ تَعَالٰى غَيْرُ مَخْلُوْقٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تمام صفات مخلوق کی صفات سے بالکل مماثلت نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے لیکن اس طرح نہیں جس

طرح ہم جانتے ہیں، وہ قدرت رکھتا ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح ہمیں کسی کام پر قدرت حاصل ہوتی ہے، وہ دیکھتا ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح ہم دیکھتے ہیں، وہ سنتا ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح ہم سنتے ہیں۔ ہم بولنے میں اسباب (زبان، قوت گویائی، گلا وغیرہ) اور حروف کے محتاج ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بولنے میں ان اسباب اور حروف کے محتاج نہیں ہیں کیونکہ حروف مخلوق ہیں اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جسم سے پاک ہونا

وَهُوَ شَیْءٌ لَا کَالْأَشْیَاءِ وَمَعْنَی الشَّیْءِ الثَّابِتُ بِلَا جِسْمٍ وَلَا جَوْهَرٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا حَدَّ لَهٗ وَلَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَلَا مِثْلَ لَهٗ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بھی ایک شے ہے لیکن دیگر اشیاء کی طرح نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو شے کہنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر جسم، جوہر اور عرض کے موجود ہے، نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی حد ہے، نہ کوئی اس کا مخالف ہے، نہ کوئی مقابل ہے اور نہ ہی کوئی مثل ہے۔

صفات متشابہات کے بارے میں موقف

وَلَهٗ یَدٌ وَوَجْهٌ وَنَفْسٌ کَمَا ذَکَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ فَمَا ذَکَرَهُ اللّٰهُ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ ذِکْرِ الْوَجْهِ وَالْیَدِ وَالنَّفْسِ فَهُوَ لَهٗ صِفَاتٌ بِلَا کَیْفٍ وَلَا یُقَالُ اِنَّ یَدَهٗ قُدْرَتُهٗ اَوْ نِعْمَتُهٗ لِاَنَّ فِیْهِ اِبْطَالَ الصِّفَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْقَدْرِ وَالْاِعْتِزَالِ وَلٰکِنْ یَدُهٗ صِفَتُهٗ بِلَا کَیْفٍ وَغَضَبُهٗ وَرِضَاهُ صِفَتَانِ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِلَا کَیْفٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ید، وجہ اور نفس ہے جیسا کہ اس نے خود قرآن میں ذکر فرمایا ہے لیکن اس نے قرآن میں جو وجہ، ید اور نفس کا ذکر فرمایا ہے تو یہ اس کی صفات بلا کیف ہیں۔ یوں نہیں کہنا چاہیے کہ "ید" سے مراد اللہ کی قدرت یا اس کی نعمت ہے کیونکہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی صفت کا ابطال لازم آتا ہے جو کہ قدریہ اور معتزلہ کا عقیدہ ہے (بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ) اللہ کا "ید" اس کی صفت بلا کیف ہے۔ اسی طرح اللہ کا غضب اور رضا بھی اس کی منجملہ صفات میں سے دو صفتیں ہیں جو بلا کیف ہیں۔

تقدیرِ الٰہی کا بیان

خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَی الْأَشْیَاءَ لَا مِنْ شَیْءٍ وَکَانَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَالِمًا فِی الْأَزَلِ بِالْأَشْیَاءِ قَبْلَ کَوْنِهَا وَهُوَ الَّذِیْ قَدَّرَ الْأَشْیَاءَ وَقَضَاهَا وَلَا یَکُوْنَ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْآخِرَةِ شَیْءٌ اِلَّا بِمَشِیْئَتِهٖ وَعِلْمِهٖ وَقَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ وَکَتْبِهٖ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَلٰکِنْ کَتَبَهٗ بِالْوَصْفِ لَا بِالْحُکْمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو کسی مادہ کے بغیر پیدا فرمایا۔ اشیاء کے وجود میں آنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو ازل سے ان کا علم تھا۔ اس نے تمام مخلوق کے لیے کچھ چیزیں مقرر کیں اور ان میں اپنا حکم جاری فرمایا۔ دنیا و آخرت میں جو چیز بھی وقوع پذیر ہوگی وہ اس کی مشیت، علم، فیصلہ، تقدیر اور لوحِ محفوظ کے نوشتہ کے مطابق ہی ہوگی البتہ لوحِ محفوظ میں اس کو باعتبار وصف کے تحریر فرمایا نہ کہ باعتبار حکم کے۔

قضاء، قدر اور مشیتِ الٰہیہ کا ازلی ہونا

وَالْقَضَاءُ وَالْقَدْرُ وَالْمَشِيْئَةُ صِفَاتُهُ فِي الْأَزَلِ بِلَا كَيْفٍ يَعْلَمُ اللهُ تَعَالَى الْمَعْدُوْمَ فِيْ حَالِ عَدَمِهٖ مَعْدُوْمًا وَيَعْلَمُ أَنَّهٗ كَيْفَ يَكُوْنُ إِذَا أَوْجَدَهٗ وَيَعْلَمُ اللهُ الْمَوْجُوْدَ فِيْ حَالِ وُجُوْدِهٖ مَوْجُوْدًا وَيَعْلَمُ أَنَّهٗ كَيْفَ يَكُوْنُ فَنَاؤُهٗ وَيَعْلَمُ اللهُ الْقَائِمَ فِيْ حَالِ قِيَامِهٖ قَائِمًا وَإِذَا قَعَدَ فَقَدْ عَلِمَهٗ قَاعِدًا فِيْ حَالِ قُعُوْدِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّتَغَيَّرَ عِلْمُهٗ اَوْ يَحْدُثَ لَهٗ عِلْمٌ وَلٰكِنِ التَّغَيُّرُ وَالِاخْتِلَافُ يَحْدُثُ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِيْنَ.

ترجمہ: قضاء، قدر اور مشیت اللہ تعالیٰ کی ازلی صفات ہیں جو بلا کیف ہیں۔ اللہ تعالیٰ معدوم چیز کو اس وقت بھی جانتا ہے جبکہ وہ ابھی حالت عدم میں ہو اور یہ بھی جانتا ہے کہ جب اسے (یعنی شے معدوم کو) وجود عطا کرے گا تو وہ کیسی ہو گی؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ موجود شے کو اس کی موجودہ حالت میں بھی جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ کب فنا ہو گی؟ اللہ تعالیٰ ہر کھڑی ہونے والی چیز کو اس کے قیام کی حالت میں بھی جانتا ہے اور جب وہ چیز بیٹھے تو اس کا بھی اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے۔ (ان تمام باتوں میں) نہ تو اس کے علم میں کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے علم میں کوئی نئی بات آتی ہے (کیونکہ ہر چیز وہ پہلے سے ہی جانتا ہے) ہاں تغیر اور تبدیلی جو پیدا ہوتی ہے تو وہ مخلوق کے اعتبار سے پیدا ہوتی ہے۔

فطرتِ انسانی

خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْخَلْقَ سَلِيْمًا مِنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ ثُمَّ خَاطَبَهُمْ وَأَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ فَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ بِفِعْلِهٖ وَإِنْكَارِهٖ وَجُحُوْدِهِ الْحَقَّ بِخِذْلَانِ اللهِ تَعَالَى إِيَّاهُ وَاٰمَنَ مَنْ اٰمَنَ بِفِعْلِهٖ وَإِقْرَارِهٖ وَتَصْدِيْقِهٖ بِتَوْفِيْقِ اللهِ تَعَالَى إِيَّاهُ وَنُصْرَتِهٖ لَهٗ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو کفر وایمان سے خالی پیدا فرمایا۔ پھر انہیں خطاب فرمایا اور کچھ کاموں کے کرنے کا حکم دیا اور کچھ سے منع فرمایا۔ پھر کسی نے باختیارِ خود (احکاماتِ خداوندی کا) انکار کیا اور (راہِ حق کی) مخالفت کی جس کی وجہ سے توفیقِ الٰہی اس کے شاملِ حال نہ رہی تو وہ کافر ہو گیا، اور کسی نے باختیارِ خود (احکاماتِ خداوندی کا) اقرار کیا اور تصدیق کی جس کی وجہ سے توفیق و نصرتِ الٰہی اس کے شاملِ حال ہوئی تو وہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہوا۔

وعدۂ الست

أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ اٰدَمَ مِنْ صُلْبِهٖ فَجَعَلَهُمْ عُقَلَاءَ فَخَاطَبَهُمْ وَأَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الْكُفْرِ فَأَقَرُّوْا لَهٗ بِالرُّبُوْبِيَّةِ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ إِيْمَانًا فَهُمْ يُوْلَدُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْفِطْرَةِ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَدْ بَدَّلَ وَغَيَّرَ وَمَنْ اٰمَنَ وَصَدَّقَ فَقَدْ ثَبَتَ عَلَيْهِ وَدَاوَمَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی اولاد کو پیدا فرمایا۔ پھر ان میں عقل کی دولت ودیعت فرمائی۔ پھر انہیں خطاب فرمایا اور ایمان لانے کا حکم دیا اور کفر سے منع فرمایا۔ (اس خطاب کے نتیجے میں) انہوں نے خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا۔ یہ اقرار دراصل ان کی طرف سے ایمان کا اظہار تھا۔ اسی فطرت پر یہ لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ پھر جو شخص اس کے بعد

کفر کرتا ہے تو وہ اپنی اس فطرت کو تبدیل کر ڈالتا ہے اور اس میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور جو ایمان لاتا اور تصدیق کرتا ہے تو وہ اسی فطرت کو اپناتے ہوئے اس پر ثابت قدم رہتا ہے۔

ایمان اور فطرتِ انسانی

وَلَمْ یُجْبِرْ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ عَلَى الْكُفْرِ وَلَا عَلَى الْإِيمَانِ وَلَا خَلَقَهُمْ مُؤْمِنًا وَلَا كَافِرًا وَلٰكِنْ خَلَقَهُمْ أَشْخَاصًا وَالْإِيمَانُ وَالْكُفْرُ فِعْلُ الْعِبَادِ وَيَعْلَمُ اللهُ تَعَالَى مَنْ يَكْفُرُ فِي حَالِ كُفْرِهِ كَافِرًا فَإِذَا آمَنَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِمَهُ مُؤْمِنًا فِي حَالِ إِيمَانِهِ وَأَحَبَّهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَغَيَّرَ عِلْمُهُ وَصِفَتُهُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی کفر یا ایمان پر مجبور نہیں کیا اور نہ ہی انہیں (جبراً) مؤمن یا کافر بنایا ہے بلکہ انہیں صرف اشخاص (وافراد) کی حیثیت سے پیدا فرمایا ہے۔ ایمان اور کفر بندوں کا اختیاری فعل ہے۔ جب کوئی بندہ کفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی حالت کفر کا (پہلے سے ہی) علم ہوتا ہے اور جب وہ بندہ بعد میں ایمان لاتا ہے تو اس کی حالتِ ایمان کا بھی اللہ تعالیٰ کو (پہلے سے) علم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس (کے ایمان لانے) کو پسند فرماتے ہیں (کفر اختیار کرنے کو پسند نہیں فرماتے) لیکن اس سے نہ تو اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی صفت میں کوئی تغیر واقع ہوتا ہے۔

افعالِ عباد کا بیان

وَجَمِيعُ أَفْعَالِ الْعِبَادِ مِنَ الْحَرَكَةِ وَالسُّكُونِ كَسْبُهُمْ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَاللهُ تَعَالَى خَالِقُهَا وَهِيَ كُلُّهَا بِمَشِيئَتِهِ وَعِلْمِهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ

ترجمہ: انسانوں کے تمام افعال خواہ وہ حرکات ہوں یا سکنات حقیقۃً خود انہی کے کیے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ ان تمام کاموں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ نیز یہ تمام افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت، علم، فیصلہ اور تقدیر کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

طاعات پسندیدہ اور معاصی ناپسند

وَالطَّاعَاتُ كُلُّهَا مَا كَانَتْ وَاجِبَةٌ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى وَبِمَحَبَّتِهِ وَبِرِضَائِهِ وَعِلْمِهِ وَبِمَشِيئَتِهِ وَقَضَائِهِ وَتَقْدِيرِهِ وَالْمَعَاصِي كُلُّهَا بِعِلْمِهِ وَقَضَائِهِ وَتَقْدِيرِهِ وَمَشِيئَتِهِ لَا بِمَحَبَّتِهِ وَلَا بِرِضَائِهِ وَلَا بِأَمْرِهِ

ترجمہ: ہر قسم کی طاعات (یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والے کام) اللہ کے حکم، محبت، رضامندی، علم، مشیت، فیصلے اور تقدیر کے مطابق ہی وقوع پذیر ہوتی ہیں جبکہ ہر قسم کے معاصی (یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام) اللہ تعالیٰ کے علم، فیصلے، تقدیر اور مشیت کے مطابق تو ہوتے ہیں لیکن ان میں اللہ تعالیٰ کی محبت، رضامندی اور حکم شامل حال نہیں ہوتا۔

عصمتِ انبیاء علیہم السلام کا بیان

وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُلُّهُمْ مُنَزَّهُونَ عَنِ الصَّغَائِرِ وَالْكَبَائِرِ وَالْكُفْرِ وَالْقَبَائِحِ وَقَدْ كَانَتْ مِنْهُمْ زَلَّاتٌ وَخَطَايَا.

ترجمہ: تمام انبیاء علیہم السلام صغیرہ و کبیرہ گناہوں اور کفر و بے ہودہ کاموں سے پاک ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ بعض اوقات ان سے زلات اور اجتہادی خطا کا صدور ممکن ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَبِيْبُهُ وَعَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَنَبِيُّهُ وَصَفِيُّهُ وَمُنْتَقَاهُ وَلَمْ يَعْبُدِ الصَّنَمَ وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ تَعَالٰى طَرْفَةَ عَيْنٍ قَطُّ وَلَمْ يَرْتَكِبْ صَغِيْرَةً وَلَا كَبِيْرَةً قَطُّ

ترجمہ: حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور منتخب کردہ پیغمبر و رسول ہیں۔ آپ علیہ السلام نے پلک جھپکنے کے برابر بھی کسی بت کی پرستش کی، نہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور نہ ہی کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا بیان

وَأَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَارُوْقُ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ذُو النُّوْرَيْنِ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ الْمُرْتَضٰى رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ عَابِدِيْنَ ثَابِتِيْنَ عَلَى الْحَقِّ وَمَعَ الْحَقِّ نَتَوَلَّاهُمْ جَمِيْعًا وَلَا نَذْكُرُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ إِلَّا بِخَيْرٍ

ترجمہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں میں افضل ہستی حضرت ابو بکر صدیق ہیں، پھر حضرت عمر بن خطاب فاروق، پھر حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین اور پھر حضرت علی المرتضیٰ بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ یہ تمام ہستیاں خدا تعالیٰ کی عبادت گزار، حق پرست اور حق کا ساتھ دینے والی تھیں۔ ہم تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں اور ہر صحابی کا تذکرہ اچھے الفاظ ہی سے کرتے ہیں۔

مرتکب کبیرہ کو کافر نہ کہا جائے جب تک وہ گناہ کو حلال نہ سمجھے

وَلَا نُكَفِّرُ مُسْلِمًا بِذَنْبٍ مِنَ الذُّنُوْبِ وَإِنْ كَانَتْ كَبِيْرَةً إِذَا لَمْ يَسْتَحِلَّهَا وَلَا نُزِيْلُ عَنْهُ اسْمَ الْإِيْمَانِ وَنُسَمِّيْهِ مُؤْمِنًا حَقِيْقَةً وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مُؤْمِنًا فَاسِقًا غَيْرَ كَافِرٍ

ترجمہ: ہم کسی مسلمان کو گناہ کرنے کی وجہ سے کافر نہیں کہتے اگرچہ وہ گناہِ کبیرہ ہی کیوں نہ ہو جب تک کہ وہ اس گناہ کو حلال نہ سمجھے۔ ہم اس سے "ایمان" کا لفظ ختم نہیں کر سکتے بلکہ اسے حقیقی مؤمن ہی کہیں گے کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ ایک شخص مؤمن ہو اور فاسق ہو لیکن کافر نہ ہو۔

موزوں پر مسح کا بیان

وَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ سُنَّةٌ

ترجمہ: موزوں پر مسح کرنا سنت ہے۔

نماز تراویح کا بیان

وَالتَّرَاوِيحُ فِي لَيَالِي شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةٌ

ترجمہ: رمضان المبارک کی راتوں میں تراویح ادا کرنا سنت ہے۔

نماز کس کے پیچھے پڑھی جائے؟

وَالصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جَائِزَةٌ

ترجمہ: نماز ہر نیک اور برے مؤمن کے پیچھے جائز ہے۔

اھل السنۃ والجماعۃ کے بعض عقائد کا بیان

وَلَا نَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوبُ وَلَا نَقُولُ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ النَّارَ وَلَا نَقُولُ إِنَّهُ يَخْلُدُ فِيهَا وَإِنْ كَانَ فَاسِقًا بَعْدَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا مُؤْمِنًا

ترجمہ: ہمارا نظریہ یہ نہیں کہ گناہ کرنے سے مؤمن کو نقصان نہیں پہنچتا اور ہمارا نظریہ یہ بھی نہیں کہ مؤمن جہنم میں نہیں جائے گا اور یہ بھی نظریہ نہیں کہ مؤمن ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اگرچہ وہ فاسق ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ دنیا سے حالتِ ایمان میں رخصت ہوا ہو۔

فرقہ مرجئہ سے براءت کا اعلان

وَلَا نَقُولُ إِنَّ حَسَنَاتِنَا مَقْبُولَةٌ وَسَيِّئَاتِنَا مَغْفُورَةٌ كَقَوْلِ الْمُرْجِئَةِ وَلٰكِنْ نَقُولُ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً بِجَمِيعِ شَرَائِطِهَا خَالِيَةً عَنِ الْعُيُوبِ الْمُفْسِدَةِ وَلَمْ يُبْطِلْهَا بِالْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا مُؤْمِنًا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُضِيعُهَا بَلْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَيُثِيبُهُ عَلَيْهَا وَمَا كَانَ مِنَ السَّيِّئَاتِ دُونَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَلَمْ يَتُبْ عَنْهَا صَاحِبُهَا حَتّٰى مَاتَ مُؤْمِنًا فِي مَشِيئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَلَمْ يُعَذِّبْ بِالنَّارِ أَصْلًا.

ترجمہ: ہمارا نظریہ یہ نہیں کہ ہماری نیکیاں قبول ہیں اور ہماری برائیاں معاف ہیں جیسا کہ فرقہ مرجئہ کا نظریہ ہے بلکہ ہمارا نظریہ یہ ہے کہ جو شخص بھی تمام شرائطِ قبولیت ملحوظ رکھتے ہوئے اور نیکیوں کو برباد کرنے والے عیوب سے بچتے ہوئے کوئی نیکی کرتا ہے اور کفر وارتداد سے اس نیکی کو ضائع نہیں کرتا تاآنکہ حالتِ ایمان میں دنیا سے چلا جاتا ہے تو اللہ اس کی نیکی کو ضائع نہیں فرماتے بلکہ اس کی نیکی کو قبول فرما کر اسے ثواب عطا فرماتے ہیں۔ شرک اور کفر کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں اگر ان کا مرتکب توبہ کیے بغیر حالتِ ایمان میں فوت ہو جائے تو ایسے شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرمادے اور جہنم کا عذاب بالکل نہ دے۔

ریاکاری اور خود پسندی کا نقصان

وَالرِّيَاءُ إِذَا وَقَعَ فِيْ عَمَلٍ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّهُ يُبْطِلُ أَجْرَهُ وَكَذٰلِكَ الْعُجْبُ

ترجمہ: ریاکاری جب کسی عمل میں شامل ہو جائے تو اس کا اجر و ثواب ضائع کر دیتی ہے۔ یہی حال خود پسندی کا ہے۔

معجزات، کرامات، استدراجات

وَالْآيَاتُ لِلْأَنْبِيَاءِ وَالْكَرَامَاتُ لِلْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ وَأَمَّا الَّتِيْ تَكُوْنُ لِأَعْدَائِهِ مِثْلُ إِبْلِيْسَ وَفِرْعَوْنَ وَالدَّجَّالِ مِمَّا رُوِيَ فِي الْأَخْبَارِ أَنَّهُ كَانَ وَيَكُوْنُ لَهُمْ لَا نُسَمِّيْهَا آيَاتٍ وَلَا كَرَامَاتٍ وَلٰكِنْ نُسَمِّيْهَا قَضَاءَ حَاجَاتِهِمْ وَذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقْضِيْ حَاجَاتِ أَعْدَائِهِ اسْتِدْرَاجًا لَهُمْ وَعُقُوْبَةً لَهُمْ فَيَغْتَرُّوْنَ بِهِ وَيَزْدَادُوْنَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَكُلُّهُ جَائِزٌ مُمْكِنٌ لَا يَسْتَحِيْلُ.

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کے لیے معجزات اور اولیاء کے لیے کرامات کا ظہور بر حق ہے۔ جہاں تک ان (خرقِ عادت) امور کا تعلق ہے جو احادیث کے مطابق اللہ کے دشمنوں مثلاً ابلیس، فرعون اور دجال کے ہاتھوں پر ظاہر ہوئے یا ہوں گے تو ہم انہیں معجزات یا کرامات نہیں کہہ سکتے بلکہ ہم اس کو ان لوگوں کی حاجات اور ضروریات پورا کرنے کا نام دے سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ڈھیل اور سزا دینے کے لیے ان کی حاجات پوری کرتا ہے لیکن یہ لوگ دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور سرکشی و کفر میں آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ساری باتیں (یعنی معجزات، کرامات اور استدراجات) بالکل ممکن الوقوع ہیں، محال نہیں۔

خالقیت و رازقیت باری تعالیٰ

وَكَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَالِقًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ وَرَازِقًا قَبْلَ أَنْ يَرْزُقَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی خالق تھے اور مخلوق کو رزق دینے سے پہلے بھی رازق تھے۔

دیدارِ باری تعالیٰ کا بر حق ہونا

وَاللّٰهُ تَعَالٰى يُرٰى فِي الْآخِرَةِ وَيَرَاهُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ فِي الْجَنَّةِ بِأَعْيُنِ رُؤُوْسِهِمْ بِلَا تَشْبِيْهٍ وَلَا كَيْفِيَّةٍ وَلَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ مَسَافَةٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا آخرت میں دیدار ہو گا۔ اہلِ ایمان جنت میں رہ کر اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو بلا تشبیہ و بلا کیفیت دیکھیں گے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان کوئی مسافت نہ ہو گی۔

ایمان کی تعریف

وَالْإِيْمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ وَالتَّصْدِيْقُ.

ترجمہ: ایمان؛ اقرار اور تصدیق کا نام ہے۔

آسمان و زمین والوں کا ایمان نہ بڑھتا ہے نہ کم ہوتا ہے

وَإِيْمَانُ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ.

ترجمہ: آسمان والوں اور زمین والوں کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔

مؤمنین کا ایمان میں برابر لیکن اعمال میں متفاوت ہونا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ مُسْتَوُوْنَ فِي الْإِيْمَانِ وَالتَّوْحِيْدِ مُتَفَاضِلُوْنَ فِي الْأَعْمَالِ.

ترجمہ: تمام مومنین ایمان اور توحید میں تو برابر ہیں البتہ اعمال میں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

اسلام اور ایمان میں مناسبت

وَالْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيْمُ وَالْاِنْقِيَادُ لِأَوَامِرِ اللهِ تَعَالٰى فَمِنْ طَرِيْقِ اللُّغَةِ فَرْقٌ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيْمَانِ وَلٰكِنْ لَا يَكُوْنُ إِيْمَانٌ بِلَا إِسْلَامٍ وَلَا يُوْجَدُ إِسْلَامٌ بِلَا إِيْمَانٍ وَهُمَا كَالظَّهْرِ مَعَ الْبَطْنِ

ترجمہ: اسلام: اللہ تعالیٰ کے اوامر کو تسلیم کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کا نام ہے۔ لغوی اعتبار سے تو اسلام اور ایمان میں فرق ہے لیکن ایمان؛ اسلام کے بغیر اور اسلام؛ ایمان کے بغیر نہیں پایا جا سکتا۔ ان کا آپس میں تعلق ایسے ہے جیسے پیٹھ اور پیٹ کا تعلق ہے (کہ ایک کا وجود دوسرے کے بغیر ممکن نہیں ہے)۔

لفظ ”دین“ کا اطلاق

وَالدِّيْنُ اسْمٌ وَاقِعٌ عَلَى الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالشَّرَائِعِ كُلِّهَا

ترجمہ: ”دین“ ایسا لفظ ہے جو ایمان، اسلام اور تمام احکامِ شرعیہ پر صادق آتا ہے۔

معرفت و عبادتِ باری تعالیٰ

نَعْرِفُ اللهَ تَعَالٰى حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ بِجَمِيْعِ صِفَاتِهٖ وَلَيْسَ يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَعْبُدَ اللهَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ كَمَا هُوَ أَهْلٌ لَهٗ وَلٰكِنَّهٗ يَعْبُدُهٗ بِأَمْرِهٖ كَمَا أَمَرَهٗ بِكِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ.

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں جیسا کہ اسے پہچاننا چاہیے (اور پہچانتے بھی بالکل اسی طرح ہیں) جس طرح اس نے اپنی کتاب (قرآن کریم) میں اپنی ذات کو تمام ترصفات کے ساتھ بیان فرمایا ہے لیکن کوئی بھی شخص ٹھیک اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کی عبادت

نہیں کر سکتا جس طرح کی عبادت اس کی شان کے لائق ہے البتہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس طرح کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ذریعے بیان فرمایا ہے۔

مؤمنین کے ایمان میں یکسانیت کا بیان

وَيَسْتَوِي الْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّهُمْ فِي الْمَعْرِفَةِ وَالْيَقِيْنِ وَالتَّوَكُّلِ وَالْمَحَبَّةِ وَالرِّضَاءِ وَالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَالْإِيْمَانِ فِيْ ذٰلِكَ وَيَتَفَاوَتُوْنَ فِيْمَا دُوْنَ الْإِيْمَانِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ.

تمام مؤمنین اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس پر یقین و توکل، اس کی محبت و رضامندی، اس سے ڈرنے اور پُر امید ہونے اور ان تمام امور پر ایمان لانے میں برابر ہیں البتہ ایمان کے علاوہ باقی امور میں (مختلف اعتبارات سے) ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

فضل وعدلِ باری تعالیٰ

وَاللهُ تَعَالٰى مُتَفَضِّلٌ عَلٰى عِبَادِهٖ عَادِلٌ قَدْ يُعْطِيْ مِنَ الثَّوَابِ أَضْعَافَ مَا يَسْتَوْجِبُهُ الْعَبْدُ تَفَضُّلًا مِنْهُ وَقَدْ يُعَاقِبُ عَلَى الذَّنْبِ عَدْلًا مِنْهُ وَقَدْ يَعْفُوْ فَضْلًا مِنْهُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل و احسان کرنے والے اور ان کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرنے والے ہیں۔ کبھی اپنا فضل و کرم فرماتے ہوئے بندے کو اس کے استحقاق سے کئی گنا زیادہ ثواب عطا فرماتے ہیں اور کبھی عدل کے پیشِ نظر اسے اس کے گناہ کی سزا دیتے ہیں اور کبھی تو اس کے گناہ کو فضل فرماتے ہوئے معاف بھی کر دیتے ہیں۔

شفاعتِ انبیاء علیہم السلام کا بیان

وَشَفَاعَةُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَقٌّ وَشَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْمُذْنِبِيْنَ وَلِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْهُمُ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ الْعِقَابَ حَقٌّ ثَابِتٌ.

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کا شفاعت کرنا برحق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گناہگار مؤمنین اور کبائر کا ارتکاب کر کے سزا کا مستحق قرار پانے والوں کی شفاعت کرنا بھی برحق ہے اور ثابت شدہ ہے۔

ترازو کے ذریعے اعمال کا وزن ہونا

وَوَزْنُ الْأَعْمَالِ بِالْمِيْزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ

ترجمہ: قیامت کے دن اعمال کا ترازو کے وزن کیا جانا برحق ہے۔

حوض کوثر

وَحَوْضُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَقٌّ

ترجمہ: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حوض (کوثر) برحق ہے۔

قصاص برحق ہے

وَالْقِصَاصُ فِيمَا بَيْنَ الْخُصُومِ بِالْحَسَنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمُ الْحَسَنَاتُ فَطَرْحُ السَّيِّئَاتِ عَلَيْهِمْ حَقٌّ جَائِزٌ.

ترجمہ: دنیا میں جھگڑا کرنے والوں کا قیامت کے دن فیصلہ کرتے وقت نیکیوں کے ذریعے (ظالم کے ظلم کا) بدلہ چکایا جانا برحق ہے۔ اگر ان (ظالموں) کی نیکیاں نہ ہوں تو دوسروں (مظلوموں) کے گناہ کا ان پر ڈالا جانا بھی برحق اور ثابت شدہ ہے۔

جنت اور جہنم کا فنا نہ ہونا

وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ الْيَوْمَ لَا تَفْنِيَانِ أَبَدًا.

ترجمہ: جنت اور جہنم پیدا کی جاچکی ہیں جو آج بھی موجود ہیں، یہ کبھی فنا نہیں ہوں گی۔

حورِ عین کا فنا نہ ہونا

لَا تَمُوتُ الْحُورُ الْعِينُ.

ترجمہ: حورِ عین پر بھی موت نہیں آئے گی۔

عذاب و ثوابِ الٰہی کا ختم نہ ہونا

وَلَا يَفْنِىْ عِقَابُ اللهِ تَعَالٰى وَلَا ثَوَابُهُ سَرْمَدًا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا عذاب (برائے کفار) اور ثواب (برائے مومنین) کبھی ختم نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ رہے گا۔

ہدایت و گمراہی کا فیصلہ

وَاللهُ تَعَالٰى يَهْدِىْ مَنْ يَشَاءُ فَضْلًا مِنْهُ وَيُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ عَدْلًا مِنْهُ وَإِضْلَالُهُ خِذْلَانُهُ وَتَفْسِيرُ الْخِذْلَانِ أَنْ لَا يُوَفِّقَ الْعَبْدَ إِلٰى مَا يَرْضَاهُ عَنْهُ وَهُوَ عَدْلٌ مِنْهُ وَكَذَا عُقُوبَةُ الْمَخْذُولِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے فضل و کرم سے اسے ہدایت عطا فرمادے اور جسے چاہے اپنے قانونِ عدل کے مطابق اسے گمراہ کردے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو گمراہ کرنے سے مراد "خِذلان" ہے۔ خِذلان کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنی رضامندی والے کاموں کی توفیق نہیں دیتے اور ایسا کرنا اس کی طرف سے عین عدل ہے۔ اسی طرح ایسے شخص کو اس کے گناہ کی سزا دینا بھی عین عدل ہے۔

شیطان اور سلبِ ایمان

وَلَا يَجُوزُ أَنْ نَقُولَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْلُبُ الْإِيمَانَ مِنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَهْرًا وَجَبْرًا وَلٰكِنْ نَقُولُ الْعَبْدُ يَدَعُ

الْإِيْمَانَ فَحِيْنَئِذٍ يَسْلُبُهُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

ترجمہ: ہمیں یہ کہنا درست نہیں کہ شیطان زور وزبردستی بندۂ مومن سے ایمان چھین لیتا ہے بلکہ ہم یوں کہیں گے کہ بندہ خود ایمان سے دستبردار ہو جاتا ہے تو اس وقت شیطان اس کا ایمان چھین لیتا ہے۔

سوالاتِ منکر نکیر اور اعادۂ روح

وَسُؤَالُ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ حَقٌّ كَائِنٌ فِي الْقَبْرِ وَإِعَادَةُ الرُّوْحِ إِلَى الْجَسَدِ فِي قَبْرِهٖ حَقٌّ.

ترجمہ: منکر نکیر کا قبر میں سوال کرنا برحق ہے اور ایسا ہوتا ہے۔ قبر میں میت کے جسم میں روح کا لوٹایا جانا بھی برحق ہے۔

ثواب وعذابِ قبر

وَضَغْطَةُ الْقَبْرِ وَعَذَابُهٗ حَقٌّ كَائِنٌ لِلْكُفَّارِ كُلِّهِمْ وَلِبَعْضِ عُصَاةِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ: قبر کا تمام کفار کو اور بعض گناہگار مؤمنین کو دبانا اور ان کو قبر کا عذاب ہونا برحق ہے اور ایسا ہوتا بھی ہے۔

عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں صفاتِ باری تعالیٰ

وَكُلُّ شَيْءٍ ذَكَرَهُ الْعُلَمَاءُ بِالْفَارِسِيَّةِ مِنْ صِفَاتِ اللهِ عَزَّ اسْمُهٗ فَجَائِزٌ الْقَوْلُ بِهٖ سِوَى الْيَدِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَيَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ "بروئے خدا" أَيْ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا تَشْبِيْهٍ وَلَا كَيْفِيَّةٍ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ہر وہ صفت جس کا ذکر علماء نے فارسی زبان میں کیا ہے اس کا اطلاق (ذاتِ باری تعالیٰ پر) جائز ہے سوائے لفظ "ید" کے (یعنی فارسی زبان میں "ید اللہ" کو "دستِ خدا" کہنا جائز نہیں) ہاں فارسی میں "بروئے خدا" کہنا جائز ہے بشرطیکہ بغیر تشبیہ و کیفیت کے کہا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے مخلوق سے قریب اور دور ہونے کا معنی

وَلَيْسَ قُرْبُ اللهِ تَعَالَى وَلَا بُعْدُهٗ مِنْ طَرِيْقِ طُوْلِ الْمَسَافَةِ وَقِصَرِهَا وَلٰكِنْ عَلٰى مَعْنَى الْكَرَامَةِ وَالْهَوَانِ وَالْمُطِيْعُ قَرِيْبٌ مِنْهُ بِلَا كَيْفٍ وَالْعَاصِيْ بَعِيْدٌ مِنْهُ بِلَا كَيْفٍ وَالْقُرْبُ وَالْبُعْدُ وَالْإِقْبَالُ يَقَعُ عَلَى الْمُنَاجِيْ وَكَذٰلِكَ جِوَارُهٗ فِي الْجَنَّةِ وَالْوُقُوْفُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِلَا كَيْفٍ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا قرب اور دوری مسافت کی کمی بیشی کے اعتبار سے نہیں بلکہ عزت اور ذلت کے معنی کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ فرمانبردار شخص اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے لیکن یہ قرب بغیر کسی کیفیت کے ہے اور نافرمان شخص اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے لیکن یہ دوری بھی بغیر کیفیت کے ہوتی ہے۔ قریب ہونے، دور ہونے اور متوجہ ہونے کا اطلاق خدا تعالیٰ کے حضور مناجات کرنے والے شخص پر (بھی) ہوتا ہے۔ اسی طرح فرمانبردار شخص کا جنت میں اللہ کے جِوار (ہمسائیگی) میں ہونا اور اس کے روبرو کھڑا ہونا بھی بغیر کسی کیفیت کے ہوتا ہے۔

قرآن کریم کی تعریف اور آیاتِ قرآن کی فضیلت

وَالْقُرْآنُ مُنَزَّلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَصَاحِفِ مَكْتُوْبٌ وَآيَاتُ الْقُرْآنِ فِيْ مَعْنَى الْكَلَامِ كُلُّهَا مُسْتَوِيَةٌ فِي الْفَضِيْلَةِ وَالْعَظَمَةِ إِلَّا أَنَّ لِبَعْضِهَا فَضِيْلَةَ الذِّكْرِ وَفَضِيْلَةَ الْمَذْكُوْرِ مِثْلَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ لِأَنَّ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا جَلَالُ اللهِ تَعَالٰى وَعَظَمَتُهُ وَصِفَاتُهُ فَاجْتَمَعَتْ فِيْهَا فَضِيْلَتَانِ ، فَضِيْلَةُ الذِّكْرِ وَفَضِيْلَةُ الْمَذْكُوْرِ وَلِبَعْضِهَا فَضِيْلَةُ الذِّكْرِ فَحَسْبُ مِثْلُ قِصَّةِ الْكُفَّارِ وَلَيْسَ لِلْمَذْكُوْرِ فِيْهَا فَضْلٌ وَهُمُ الْكُفَّارُ وَكَذٰلِكَ الْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ كُلُّهَا مُسْتَوِيَةٌ فِي الْعَظَمَةِ وَالْفَضْلِ لَا تَفَاوُتَ بَيْنَهَا.

ترجمہ: قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور مصاحف میں لکھا گیا۔ قرآن کریم کی تمام آیات کلام اللہ ہونے کی بناء پر فضیلت و عظمت میں تو باہم مساوی ہیں البتہ ذکر و مذکور کے اعتبار سے بعض آیات خصوصی فضیلت کی حامل ہیں۔ جیسے آیت الکرسی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے جلال، عظمت اور صفات کا تذکرہ ہے۔ یوں اس میں دو فضیلتیں جمع ہو جاتی ہیں: ایک ذکر کی فضیلت اور دوسری مذکور کی فضیلت۔ بعض آیات کو فقط ذکر ہونے کے اعتبار سے فضیلت حاصل ہے جیسے وہ آیات جن میں کفار کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان آیات میں جو مذکور ہیں (یعنی کفار) وہ فضیلت کے حامل نہیں۔ اسی طرح وہ آیات جن میں باری تعالیٰ کے اسماء و صفات کا ذکر ہے وہ بھی عظمت اور فضیلت میں باہم مساوی ہیں، (باعتبار فضیلت) ان میں کوئی فرق نہیں۔

ایمانِ والدینِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

وَوَالِدَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی وفات حالت کفر پر نہیں ہوئی۔

جناب ابو طالب کی وفات

وَأَبُوْ طَالِبٍ عَمُّهُ مَاتَ كَافِرًا.

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کافر ہونے کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔

اولادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَاسِمٌ وَطَاهِرٌ وَإِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا بَنِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ كُنَّ جَمِيْعًا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: قاسم، طاہر اور ابراہیم؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اور فاطمہ، رقیہ، زینب اور ام کلثوم یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہیں۔

علم توحید کے مسائل سمجھنے میں دشواری کا حل

وَإِذَا أُشْكِلَ عَلَى الْإِنْسَانِ شَيْءٌ مِنْ دَقَائِقِ عِلْمِ التَّوْحِيْدِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَعْتَقِدَ فِي الْحَالِ مَا هُوَ الصَّوَابُ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى إِلٰى أَنْ يَجِدَ عَالِمًا فَيَسْأَلَهُ وَلَا يَسَعُهُ تَأْخِيْرُ الطَّلَبِ وَلَا يُعْذَرُ بِالْوَقْفِ فِيْهِ وَيُكَفَّرُ إِنْ وَقَفَ فِيْهِ.

ترجمہ: انسان کو اگر علم توحید کے مسائل (جو ذات وصفات باری تعالیٰ سے متعلق ہیں) سمجھنے میں دشواری پیش آئے تو اسے چاہیے کہ فی الحال تو یہ عقیدہ رکھے کہ اس مسئلہ میں جو بات اللہ تعالیٰ کے ہاں درست ہے بس میرا بھی وہی عقیدہ ہے تاوقتیکہ اسے کوئی عالم مل جائے تو اس سے صحیح عقیدہ معلوم کرلے۔ اس کے لیے ان مسائل میں کسی قسم کی تاخیر کی گنجائش نہیں۔ اگر کوئی شخص ان مسائل میں توقف اختیار کرے تو اس کا یہ عذر قابلِ قبول نہیں ہوگا بلکہ اس بارے میں توقف کرنے والے شخص پر فتویٰ کفر لگایا جائے گا۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

وَخَبَرُ الْمِعْرَاجِ حَقٌّ مَنْ رَدَّهُ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ.

ترجمہ: واقعہ معراج برحق ہے۔ جو شخص اس کا انکار کرے وہ بدعتی اور گمراہ ہے۔

علامات قیامت کا بیان

وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ وَسَائِرُ عَلَامَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَا وَرَدَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ الصَّحِيْحَةُ حَقٌّ كَائِنٌ.

ترجمہ: دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، اسی طرح باقی علاماتِ قیامت جو صحیح روایات میں وارد ہوئی ہیں برحق ہیں اور ضرور واقع ہوں گی۔

اختتام کتاب

وَاللهُ تَعَالٰى يَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے صراطِ مستقیم پر گامزن فرمادیتا ہے۔